قاضی القضاۃ فی الہند جانشینِ مفتئ اعظم تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج الشاہ المفتی

محمد اختر رضا خان ازہری مدظلہ

بانی وسربراہ: مرکز الدراسات الاسلامیۃ جامعۃ الرضا سی بی گنج متھرا پور، بریلی شریف

کی منظوم سوانح حیات

شان تاج الشریعہ

کیف الحسن قادری

ناشر

شیر بہار اکیڈمی جامعہ قادریہ مقصود پور اورائی مظفر پور

نام کتاب: شان تاج الشریعہ
مصنف: کیف الحسن قادری
اشاعت: شیر بہار اکیڈمی مقصود پور
تعداد: ۱۱۰۰
ناشر: شیر بہار اکیڈمی جامعہ قادریہ مقصود پور

ملنے کے پتے:

شیر بہار اکیڈمی جامعہ قادریہ مقصود پور اورائی مظفر پور
مکتبہ عرفان رضا جامعہ قادریہ مقصود پور اورائی مظفر پور

جن پہ ازھر ناز کرتا ھے!

جہاں میں بعض شخصیات وہ بھی پائی جاتی ہیں
ادائیں جن کی ہر اہلِ نظر کو دل سے بھاتی ہیں
یہی وہ لوگ ہیں جن کو زمانہ یاد رکھتا ہے
ہمیشہ اُن کی یادوں سے جگر آباد رکھتا ہے
درِ مولیٰ سے گہری آشنائی اُن کی ہوتی ہے
خدا کے ہوتے ہیں، ساری خدائی اُن کی ہوتی ہے
اُنہیں میں نام آتا ہے شہِ اختر رضا خاں کا
فسانہ آج ہر لب پر ہے اس جانِ گلستاں کا

اسی جانِ گلستاں کا لقب تاجُ الشریعہ ہے
ثنا اُن کی، پئے خامہ سعادت کا ذریعہ ہے
روایت کے مطابق پہلا نام اُن کا محمد ہے
نبی کے نام کی برکت سے ہر منزل ہوئی ہے طے

جنابِ حضرتِ حامد رضا تھے نامور دادا
تو ٹھہرے اعلیٰ حضرت جیسی ہستی اُن کے پردادا
یوں ہی تھے ان کے پردادا کے بھائی احسنُ الشّعرا
جہاں میں آج بھی شہرہ ہے جن کی خوبیٔ فن کا
شہِ اختر رضا خاں، ہیں نواسہ قطبِ عالم کے
محاسن دید کے قابل ہیں اُس ذاتِ معظم کے
تھا عرفی نام ''جیلانی میاں'' حضرت کے والد کا
یدِ طولیٰ جنہیں تفسیرِ قرآنی میں حاصل تھا

❁❁❁

مفسرِ اعظمِ ہندوستاں جس کا لقب ٹھہرا
لگاؤ اس پوتے سے تھا اعلیٰ حضرت کو بہت گہرا
کہا احمد رضا نے اس کی جانب پھیر کر چہرہ
کہ اس سے میری ذرّیّت میں ہوگا ایک شہزادہ
کرے گا جو خدائے پاک کے دیں کی بڑی خدمت
زمانے بھر میں پھیلائے گا میرے نام کی برکت
(ماہنامہ عرفانِ رضا، مارچ ۲۰۱۵ء ص ۴۲)

بشارت رنگ لائی یہ بصد اندازِ تابانی
ذی قعدہ ۱۳۶۱/ کا آیا ماہِ نورانی
اسی کی ۱۴/ ویں تاریخ کو چمکا رخِ اختر
تجلی آج تک جس کی ہے سارے جگ میں جوبن پر
تعالی اللہ! مطلع ان کا ہے کاشانۂ نوری
زہے قسمت! ابھی تک مستقر ہے خانۂ نوری

❁❁❁

گھریلو طور پر ماحول تھا حد درجہ پاکیزہ
بہ فضلِ کبریا آدابِ اسلامی کا گہوارہ
بڑے ناز و نعم سے پرورش حضرت کی فرمائی
رہی ہر ہر قدم پر تربیت کی جلوہ آرائی

❁❁❁

وہ بچہ کیا تھا قدرت کا عظیم الشان تحفہ تھا
کہ اس کی قدر دانی اہلِ خانہ کا فریضہ تھا
سجائی والدِ ماجد نے اِک تقریبِ نورانی
کرائی مفتیٔ اعظم نے اس کی تسمیہ خوانی
ہوئے مدعو اقارب اور شرفائے علاقہ بھی
ادارہ منظرِ اسلام کے علماء و طلبہ بھی

دعاؤں سے نوازا سارے مہمانوں نے بچے کو
عقیدت کی نظر سے دیکھا سب نے اس کے چہرے کو

کلامِ پاک کے جب ناظرے کا مرحلہ آیا
تو امی جان کی خدمت میں رہ کر یہ شَرَف پایا
دیا کچھ ابتدائی درس ان کو ان کے والد نے
کرشمہ کر دکھایا دم میں فضلِ ربِّ واحد نے
ادارہ منظرِ اسلام میں وہ ہو گئے داخل
تو کچھ عرصے میں اس سے نکلے بن کر عالم و فاضل
مگر لوگوں کا ان کے بارے میں اصرارِ پیہم تھا
لہٰذا قصد حضرت نے کیا اِک روز ازہرؔ کا
مکمل قاہرہؔ میں ۳؍ سالہ زندگی گزری
نگاہوں سے مسلسل آگہی کی روشنی گزری
''اصولُ الدین'' نامی کُلّیہ اُن کا ٹھکانہ تھا
حقائق تک رسائی کا بڑا نادر زمانہ تھا
رزلٹ آیا تو اُن کا پہلے نمبر پر شمار آیا
صدر کرنلؔ نے ''ایوارڈ'' اُن کو خود سے پیش فرمایا

عطا کی اپنے ہاتھوں سے انہیں ''بی، اے'' کی ڈگری بھی
فضائے ''جامعہ ازہر'' یکایک مسکرا اُٹھی
وہاں سے ازہری بن کر وہ جس دم لوٹے بھارت میں
تو اسٹیشن پہ اِک مجمع امنڈ آیا عقیدت میں
پھر اسٹیشن سے درگاہِ رضا تک لوگ ساتھ آئے
سبھوں نے اُن کی راہوں میں خوشی کے پھول برسائے

❁❁❁

قدم ان کا پڑا فکر و ادب کی نوری دنیا میں
ہوئے معروف عرفی نام سے وہ پوری دنیا میں
بکھیرا جلوۂ عشقِ نبی اختر رضا بن کر
عطائے خواجہ بن کر، پرتوِ غوثُ الوریٰ بن کر
وہ ایسے عالِمِ ربانی ہیں شیخُ المشائخ ہیں
جو اپنے علم اپنی فکر میں حد درجہ راسخ ہیں
ہمارے واسطے راہِ خدا ہے نقشِ پا ان کا
نہ دینِ حق سے بھٹکے گا کبھی کوئی گدا ان کا

❁❁❁

خدائے پاک کی خوشنودی ہے دل سے پسند ان کو
میسر فضلِ ربانی سے ہے ذوقِ بلند ان کو

وہ جس محفل میں جائیں، جانِ محفل بن کے رہ جائیں
سب ان کے حاسدیں خاشاک کی مانند بہہ جائیں
ذرا بھی لومۃِ لائم کا اندیشہ نہیں کرتے
وہ حق گوئی میں ہرگز چوک اِک لمحہ نہیں کرتے
وہ خاطر میں نہیں لاتے کہ دنیا روٹھ جائے گی
اگر باطل کی قلعی کھولیں گے تو ظلم ڈھائے گی
کبھی آئی نہ ان کے پائے استقلال میں جنبش
کسی فرعون کی ان پر نہ ہرگز چل سکی سازش

❁❁❁

وہ سختی سے شریعت پر عمل کا درس دیتے ہیں
کسی ''جدّت'' میں کیا خامی ہے فوراً بھانپ لیتے ہیں

❁❁❁

عدو اُن کا کوئی، عزت کے لائق ہو نہیں سکتا
کوئی کرکے خلافِ حق محقق ہو نہیں سکتا
وہ بد باطن ہے جو فکرِ رضا پر وار کرتا ہے
رضا کی نسل سے لوگوں کو جو بیزار کرتا ہے
کوئی کم ظرف ہی اُن سے تعلق توڑ سکتا ہے
کوئی غدّار ہی یہ آستانہ چھوڑ سکتا ہے

ہوا جب با اثر شخصیتوں کا ہند میں سروے
تو ان میں پہلے نمبر پر شہِ اختر رضا آئے

ادارے چل رہے ہیں کتنے، اُن کی سرپرستی میں
عطا سے اُن کی، قائم ہیں کئی فعّال تحریکیں

رضا کے شہر میں ''جامع رضا'' حضرت نے بنوایا
کہ اس کا فیض، بن کر ابرِ رحمت ہر طرف چھایا
ادارہ جس کو کہیے فکرِ اسلامی کا گہوارہ
بڑا دلکش ہے جس کا پُر کشش ہر ایک نظّارہ
جہاں کو دعوتِ نظّارہ دیتا ہے جمال اس کا
بلند و بالا ہے لاریب معیارِ کمال اس کا

انہوں نے دیکھا کہ امت پڑی ہے افرا تفری میں
تو ''شرعی کونسل آف انڈیا'' کھولا بریلی میں
مچی ہے دھوم آج اس کے سیمناروں کی ہر جانب
سکونِ قلب جن سے پاتا ہے ہر دین کا طالب

شریعت کے اصولوں کا تحفظ اس کی غایت ہے
جو اس کے فیصلے ہوں ان پہ چلنے کی ضرورت ہے

مرادِ اعلیٰ حضرت، جانشینِ مفتیٔ اعظم
سنوارے ہیں انہوں نے فکر و فن کے گیسوئے برہم
حقیقت میں وہ سچے پیشوائے اہلسنت ہیں
چراغِ معرفت، شمعِ شبستانِ ولایت ہیں
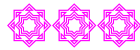
تعلق ان کا ہے مضبوط حق کے جاں نثاروں سے
انہیں ہے اُنسیت گہری بزرگوں کے مزاروں سے
جو معمولاتِ روز و شب ہیں ان کے، نکھرے نکھرے ہیں
ادائے مصطفیٰ کے نوری جلوے بکھرے بکھرے ہیں

جریدہ ''سُنّی دنیا'' ہے انہیں کا جاری فرمودہ
جہانِ فکر و دانش جس کے جلووں سے ہے آسودہ

وہ اپنی ذات میں اِک انجمن کی شان رکھتے ہیں
انہیں جس پہلو سے دیکھو الگ پہچان رکھتے ہیں

وہ ہر زندہ زباں کے ماہرِ کامل ہیں فی الواقع
کتابیں ہو چکی ہیں ان کی، ہر عنوان پر شائع
وہ منثورات و منظومات کا دریا بہاتے ہیں
بہ ہر انداز تحقیقات کا دریا بہاتے ہیں
لب و لہجے میں ان کے جامعیت پائی جاتی ہے
فصاحت پائی جاتی ہے بلاغت پائی جاتی ہے

ہوا ہے ان کے دم سے نام روشن اہلسنت کا
بجایا ہے انہوں نے ہر سو ڈنکا اعلیٰ حضرت کا
انہوں نے اعلیٰ حضرت کے مشن کو خوب پھیلایا
رسولِ پاک کے دینِ حَسَن کو خوب پھیلایا
ادا حق کر دیا احمد رضا کی جانشینی کا
کیا آباد گلشن ہر سو نکتہ آفرینی کا
علومِ اعلیٰ حضرت کے امیں اختر رضا خاں ہیں
سراپا عشق و عرفان و یقیں اختر رضا خاں ہیں

تفکر نور پیکر، منفرد اسلوب ہے ان کا
پئے اہلِ نظر طرزِ تخاطب خوب ہے ان کا
زمانے بھر کو بیداری کا وہ پیغام دیتے ہیں
بہ حسن و خوبی سب کو دعوتِ اسلام دیتے ہیں
وہ جملہ عاشقانِ مصطفیٰ سے پیار کرتے ہیں
دلوں کی وادیوں کو مرکزِ انوار کرتے ہیں

رہِ حسرت میں مثلِ ماہیٔ بے آب ہے ہر دل
بس ان کے اِک جھلک کی دید کو بے تاب ہے ہر دل
جہاں ان کے قدم پہنچے وہ خطے جگمگا اٹھے
تخیل مسکرا اٹھّا، عقیدے جگمگا اٹھّے

خدا کی بندگی کا درس ان کے گھر سے ملتا ہے
جمالِ زندگی اُس نور کے پیکر سے ملتا ہے
رخِ روشن سے علم و معرفت کا نور چھنتا ہے
یہ وہ در ہے جہاں بگڑا ہوا ہر کام بنتا ہے

اگر رکھنا ہے ایمان و عقیدے کو سدا تازہ
بنا لو اُن کی گردِ رہ کو اپنی زیست کا غازہ

❁❁❁

وہ ایسے عبقری ہیں جن پہ ''ازہر'' ناز کرتا ہے
زمانے سے یہ تمغہ بھی انہیں ممتاز کرتا ہے

❁❁❁

عبور ان کو ہے حاصل بالیقیں فتویٰ نگاری پر
زمانہ کر رہا ہے عش عش ان کی حُسن کاری پر
مثال ان کی نظر آتی نہیں فقہی تبحُّر میں
کہاں ان کا مقابل ہے کوئی حسنِ تدبُّر میں
زباں ان کی شگفتہ، فکر شستہ، عقل کامل ہے
کہ اقلیمِ سخن کی بادشاہی ان کو حاصل ہے
ہنر ان کو ملا ہے خدمتِ حق کا وراثت میں
بہت معیار ان کا اعلیٰ ہے علمی جلالت میں

❁❁❁

سبھی مشکل مسائل اُن کے آگے پیش ہوتے ہیں
وہ ہر پہلو سے ان کے حق میں حق اندیش ہوتے ہیں

وہ عجلت میں کوئی بھی فیصلہ صادر نہیں کرتے
شریعت کا وہ سودا پیسے کی خاطر نہیں کرتے
جو باتیں حق ہیں اُن کا بر ملا اظہار کرتے ہیں
قلم کی نوک کو فاروق کی تلوار کرتے ہیں

سنبھالا ہے انہوں نے مسندِ رشد و ہدایت کو
محبت فطرتاً گہری ہے ان سے پوری امت کو
انہیں اللہ نے مقبولیت بخشی ہے خلقت میں
اضافہ روز افزوں ہو رہا ہے ان کی عزت میں

وہ بیرونی ممالک میں بھی اکثر جاتے رہتے ہیں
وہاں کے باشیوں پر بھی کرم فرمایا کرتے ہیں
حجاز و مصر والے بھی ہوئے حضرت کے گرویدہ
جنابِ ازہری کی ذات ہے سب کی پسندیدہ
عقیدت اعلیٰ حضرت سے ''عرب علما'' کو ہے گہری
تأثر اچھا رکھتے ہیں پئے تاج الشریعہ بھی
عرب علما کی تقریظات ہیں ان کی کتابوں پر
وہ ان کی نظروں میں بھی وقت کے ہیں مرشدِ اکبر

غَرَض، سب متفق ہیں ''فخرِ ازہر'' کی جلالت پر
ہیں سب سو جان سے قربان ان کی شانِ حکمت پر
اجازت ان سے علماء و مشائخ نے بہت لی ہے
انہوں نے بہتوں کو سندِ حدیثِ پاک بھی دی ہے
بریلی میں پئے دیدار، علما آتے رہتے ہیں
مشائخ ''ازہری فیضان'' یکسر پاتے رہتے ہیں

ہزاروں ذرّے ان کے دم سے چمکے مہر و مہ بن کر
جو آیا در پہ کوئی منگتا، لوٹا بادشہ بن کر
وہ جس کو چھو دیں، مٹی ہو تو فوراً سونا ہو جائے
نظر قطرے پہ پڑ جائے، سمندر بن کے لہرائے

انہوں نے موقعِ حجّ و زیارت بارہا پایا
حرم کی خاک پر لطفِ خدا جلوہ نما پایا
بسایا گنبدِ خضریٰ کا جلوہ خانۂ دل میں
سجایا اس گلی کا ذرّہ ذرّہ خانۂ دل میں

اسی منظر کا ہے عکّاس اُن کا نعتیہ دیواں
جو دیکھا ہے۔ ہمیشہ ہے اسی کی دید کا ارماں

❁❁❁

یقیناً اُن کی پوری شاعری ڈوبی ہے نکہت میں
دھڑکتا ہے دل اُن کا شاہِ بطحا کی محبت میں
کہیں اشعار میں عشقِ رضا کی حُسن کاری ہے
کہیں نوریؔ کی نوری فکر کا فیضان جاری ہے
کہیں ہے حُجّۃُ الاسلام کا اندازِ عرفانی
کہیں مانندِ استاذِ زمن ہے زمزمہ خوانی

❁❁❁

شہِ اختر رضا کے تنہا صاحبزادہ عسجدؔ ہیں
جو اپنی ہر ادا میں پیکرِ عشقِ محمد ہیں
مقدر سے انہیں حاصل ہیں ۲/ پوتے بھی لا ثانی
''حسام احمد رضا'' اوّل، ''ہمام احمد رضا'' ثانی

❁❁❁

لگے ہیں چار چاند اللہ اکبر! اُن کی عظمت کو
خدا نے ۵/ صاحبزادیاں بخشی ہیں حضرت کو

ہر اِک داماد ہے انمول ہیرا قدر و قیمت میں
مثالی شان رکھتے ہیں شرافت میں وجاہت میں

❁❁❁

قیامت تک رہے آباد گلزارِ رضا یوں ہی
رہے چاروں طرف پھیلا ہوا رنگِ وفا یوں ہی
الٰہی بخش دے عمرِ خِضَر تاجُ الشّریعہ کو
نہ ہم سے ایک لحظہ دور کر تاجُ الشّریعہ کو
خراجِ خامۂ کیفؔ الحسن مقبول ہوجائے
تمنا ہے کہ یہ اُن کے قدم کی دھول ہو جائے

❑❑❑

تَنویرُالقرآن

اشاعت کے مرحلے میں

منظوم ترجمۂ وتفسیر فرقان

بحوالہ کنز الایمان وخزائن العرفان

جلدِ اول {۱/تا۵/ پارہ}

اپنی نوعیت کی انوکھی کاوش

علم وادب کا حسین امتزاج

زبان وبیان کا لطیف استعارہ

علماء ودانشوران کی نظروں میں مقبول

رضویات وقرآنیات میں ایک جدید باب کا اضافہ

انشاءاللہ

یہ شہ پارۂ عظیم ۶۱۲/صفحات پر مشتمل

بشکل جلداول (۱/تا۵/ پارہ)

عنقریب شائقین کے ہاتھوں میں ہوگا

اشاعت کے وسائل کی فراہمی میں دعاؤں کی درخواست ہے

رابطہ: **مولانا کیف الحسن قادری**

شیر بہار اکیڈمی جامعہ قادریہ مقصود پور اورائی

مظفرپور بہار (الہند) Mob: 8298983569